السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے جمعہ کے خطبہ میں یہ حدیث سنی، جس سے میں فکر مند ہوں۔

"أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ"

''اکثر جنتی سادہ لوح ہوں گے۔''

میں نے بعض علماء سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء کتاب "احیاء علوم الدین" میں اس حدیث کا تذکرہ ہے۔ براہِ کرم بتائیں کہ کیا یہ حدیث صحیح حدیث ہے۔ جنتیوں کی اکثریت سادہ لوح اور بے وقوفوں پر کیسے مشتمل ہو سکتی ہے جب کہ اسلام نے عقل اور سمجھ داری کی تعلیم دی ہے بلکہ سب سے پہلے نازل ہونے والی آیت بھی علم سیکھنے کی تعلیم دیتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری مسجدوں کے خطیبوں اور اماموں کی مصیبت یہ ہے کہ وہ کسی بھی کتاب سے کوئی بھی روایت اپنے خطبوں اور تقریروں میں پش کردیتے ہیں۔ یہ تحقیق کیے بغیر کہ یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔ یا اگر صحیح ہے بھی تو سامعین کے ذہنی اور علمی سطح اور میعار کے مطابق ہے یا نہیں؟ مجھے کئی ممالک کی مسجدوں میں، جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع ملا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ امام حضرات ایسی روایتیں پڑھ کر لوگوں کو سناتے ہیں جو سند اور مضمون دونوں اعتبار سے نہایت ضعیف ہوتی ہیں۔ علامہ ابن حجر الہیثمی نے اپنی کتاب فتاویٰ الحدیثیۃ میں اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ ضعیف احادیث پڑھنے والے امام حضرات کو خطبے کی بالکل اجازت نہ دی جائے۔ تاکہ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کا دین وایمان تباہ وبرباد نہ کرسکیں۔

آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ کیا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ایک زبردست عالم دین اور علم کلام وتصوف کے ماہر تھے تاہم علم حدیث کے معلمے میں وہ خود ہی فرماتے تھے کہ اس میدان میں ان کی نظر اور علم ذرا کوتاہ ہے۔ اس پر مذید یہ کہ وہ اس مدرسہ فکر سے متاثر تھے، جس پر تصوف اور فلسفے کا غلبہ تھا۔ چنانچہ انھوں نے اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں، جو حد درجہ ضعیف اور گھڑی ہوئی ہیں۔ آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ نہ صرف یہ کہ ضعیف حدیث ہے بلکہ قرآن وسنت کی واضح تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن وسنت دونوں ہی اُمت مسلمہ کو عقل وذہانت، غور وفکر اور علم وعمل کی تعلیم دیتے ہیں۔ قرآن میں سولہ مقامات پر ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے جو "اولوالالباب" (عقل مند اور سمجھدار ہیں) اور انھیں جنت کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مقابلے میں وہ لوگ جو اپنی عقل اور سمجھ کر استعمال نہیں کرتے ہیں۔ نادان، غبی اور اندھے بہرے بن کر جیتے ہیں انھیں جہنم کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ عقل اور سمجھ والوں کے سلسلے میں اللہ کا ارشاد ہے:

إِنَّ فى خَلقِ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ وَاختِلـٰفِ الَّيلِ وَالنَّهارِ لَءايـٰتٍ لِأُولِى الأَلبـٰبِ ﴿١٩٠﴾ الَّذينَ يَذكُرونَ اللَّهَ قِيـٰمًا وَقُعودًا وَعَلىٰ جُنوبِهِم وَيَتَفَكَّرونَ فى خَلقِ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ رَبَّنا ما خَلَقتَ هـٰذا بـٰطِلًا سُبحـٰنَكَ فَقِنا عَذابَ النّارِ ﴿١٩١﴾ ... سورة آل عمران

''آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (190) جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تونے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے''

جہنمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انھوں نے عقل اور سمجھ داری کے ان اعضاء کا استعمال نہیں کیا جنھیں استعمال میں لانے کا اللہ حکم دیتا ہے۔

وَلَقَد ذَرَأنا لِجَهَنَّمَ كَثيرًا مِنَ الجِنِّ وَالإِنسِ لَهُم قُلوبٌ لا يَفقَهونَ بِها وَلَهُم أَعيُنٌ لا يُبصِرونَ بِها وَلَهُم ءاذانٌ لا يَسمَعونَ بِها أُولـٰئِكَ كَالأَنعـٰمِ بَل هُم أَضَلُّ أُولـٰئِكَ هُمُ الغـٰفِلونَ ﴿١٧٩﴾ ... سورة الاعراف

''اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کےلیے پیدا کئے ہیں، جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں''

قیامت کے دن جہنمی اعتراف جرم کریں گے اور کہیں گے:

لَو كُنّا نَسمَعُ أَو نَعقِلُ ما كُنّا فى أَصحـٰبِ السَّعيرِ ﴿١٠﴾ ... سورة الملک

''اگر ہم سنتے اور سمجھتے تو ہم جہنمی نہیں ہوتے۔''

بلاشبہ سب سے زیادہ جاہل اور غبی وہ لوگ ہیں جنھیں ان کی نادانی ، بدعقلی اور بے وقوفی جہنم کی طرف لے جائے ۔ اور سب سے زیادہ عقل منداورذہین وہ لوگ ہیں جنھیں ان کی سمجھداری اور ہوشیاری جنت کا حق دار بنادے ۔

قرآن کے علاوہ صحیح احادیث میں بھی ہوشیاری اور سمجھ داری کی تعلیم دی گئی ہے ۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

(لَایُلدَغُ الْمُؤمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرّتَینِ " (بخاری و مسلم "

''مومن ایک ہی بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا ہے ۔''

مسلمان کو اتنا سادہ لوح، سیدھا سادھا اور بے وقوف نہیں ہونا چاہیے کہ کیے بعد دیگرے لوگ اسے نقصان پہنچاتے رہیں ۔ اس کی شخصیت اتنی سستی بھی نہ ہو کہ اقوام عالم میں اس کی حیثیت کنکر پتھر سے زیادہ نہ ہو۔ بلکہ اس کے برعکس ایک عظیم الشان مذہب کے پیروکار کی شخصیت بھی اتنی عظیم الشان ہو کہ لوگوں کے دلوں پر اس کی حکمرانی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ ضعیف حدیث کی تشریح کرتے ہوئے "البلہ" کی یہ تاویل کی ہے کہ یہاں "بلہ" (سادہ لوح) سے مُراد ایسے لوگ ہیں ، جنھیں دنیا کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی ہے اور اسی وجہ سے دنیاوی معاملات میں یہ لوگ سیدھے سادھے ہوتے ہیں ۔ لیکن آخرت کے معاملے میں نہایت ہوشیار ہوتے ہیں ۔ لیکن یہ تاویل نامناسب معلوم ہوتی ہے ۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

وَلـٰكِنَّ أَكثَرَ النّاسِ لا يَعلَمونَ ٦ يَعلَمونَ ظـٰهِرًا مِنَ الحَيو‌ٰةِ الدُّنيا وَهُم عَنِ الءاخِرَةِ هُم غـٰفِلونَ ٧ ... سورۃ الروم

''مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ۔ لوگ دنیا کی زندگی کا بس ظاہری پہلو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بھی غافل ہیں ۔''

اس آیت کی رو سے وہ لوگ جنھیں دنیاوی معاملات کے بارے میں یونہی معمولی علم ہوتا ہے ،اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مختصر علم کو کوئی حیثیت نہ دیتے ہوئے جہالت سے تعبیر کیا ہے اور ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ آخرت کی طرف سے بھی غافل ہیں ۔

مذکورہ ضعیف حدیث نے بہت سارے کم فہم مسلمانوں کی بڑا گمراہ کیا ہے ۔ ان کا یہ اعتقاد ہے کہ قبروں اور مزاروں کے اطراف میں بسنے والے بہت سارے مجذوب قسم کے پاگل اور بے وقوف لوگ اولیاء اللہ ہوتے ہیں ۔ ان مجذوب قسم کے نام نہاد اولیاء اللہ کے بارے میں ان لوگوں نے کرامات اور معجزات کی ایسی داستانیں گڑھ لی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور انھیں سادہ لوح مسلمانوں کو بے وقوف اور گمراہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "البلہ" کی جو تشریح کی ہے وہ اسلام کے نقطہ نظر سے مطابقت نہیں رکھتی ہے ۔ کیونکہ دین اسلام جس طرح آخرت کی طرف دعوت دیتا ہے اسی طرح دنیا کمانے اور مادی ترقیوں کو حاصل کرنے کی بھی ترغیب دیتا ہے ۔ اسلام روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ مادی تربیت کی بھی تعلیم دیتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین ودنیا کا حسین امتزاج ہے ۔ اسی میانہ روی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے اور اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور سلف صالحین کا عمل رہا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآن اور حدیث، جلد:2، صفحہ:36

محدث فتویٰ